بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی

جلد نمبر 15 | نگران۔ مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ وانچارج شعبہ تصنیف | مدیر۔ نعیم احمد نیر | ماہ ہجرت، 1389 ہجری شمسی بمطابق ماہ مئی 2010 عیسوی | شمارہ نمبر 5

خلافت نمبر

قرآن کریم

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ (سورۃ النور :56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

حدیث

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منھاج النبوۃ قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔ (مشکوٰۃ. باب الانذار والتحذیر)

ارشادات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ... (سورۃالنور:56) یعنی خدا وعدہ دے چکا ہے کہ اس دین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفے پیدا کرے گا اور قیامت تک اس کو قائم کرے گا یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے دین میں مدت ہائے دراز تک خلیفے اور بادشاہ بھیجتا رہا ایسا ہی اس جگہ بھی کرے گا اور اس کو معدوم ہونے نہیں دے گا۔'' (جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 290)

''دوم جس طرح پر کہ عقل اس بات کو واجب اور متحتم ٹھہراتی ہے کہ کتب الٰہی کی دائمی تعلیم اور تفہیم کیلئے ضروری ہے کہ ہمیشہ انبیاء کی طرح وقتاً فوقتاً ملہم اور مکلّم اور صاحب علم لدنی پیدا ہوتے رہیں۔ اسی طرح جب ہم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں اور غور کی نگہ سے اِس کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی باآوازِ بلند یہی فرما رہا ہے کہ رُوحانی معلّموں کا ہمیشہ کیلئے ہونا اسکے ارادہ قدیم میں مقرر ہو چکا ہے دیکھو اللہ جَلَّشَأنُہٗ فرماتا ہے: وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ ۔(سُوۡرَۃُ الرَّعۡدِ:18) یعنی جو چیز انسانوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین پر باقی رہتی ہے اب ظاہر ہے کہ دنیا میں زیادہ تر انسانوں کو نفع پہنچانے والے گروہ انبیاء ہیں کہ جو خوارق سے، معجزات سے، پیشگوئیوں سے، حقائق سے، معارف سے، اپنی راست بازی کے نمونہ سے انسانوں کے ایمان کو قوی کرتے ہیں اور حق کے طالبوں کو دینی نفع پہنچاتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ دنیا میں کچھ بہت مدّت تک نہیں رہتے بلکہ تھوڑی سی زندگی بسر کر کے اس عالم سے اٹھائے جاتے ہیں۔ لیکن آیت کے مضمون میں خلاف نہیں اور ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام خلاف واقع ہو۔ پس انبیاء کی طرف نسبت دے کر معنی آیت کے یوں ہوں گے کہ انبیاء مِنۡ حَیۡثُ الظِّلِّ باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ظلّی طور پر ہر یک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو ان کی نظیر اور مثیل پیدا کر دیتا ہے جو اُنہیں کے رنگ میں ہو کر ان کی دائمی زندگی کا موجب ہوتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 351 تا 352)

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20۔ صفحہ 305)

''کفار کی شہادتیں قرآن شریف میں موجود ہیں کہ وہ بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ اب یہ دین جلد تباہ ہو جائے گا اور ناپدید ہو جائے گا، ایسے وقتوں میں ان کو سنایا گیا کہ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّطۡفِئُوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاھِھِمۡ وَیَاۡبَی اللّٰہُ اِلَّاۤ اَنۡ یُّتِمَّ نُوۡرَہٗ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکَافِرُوۡنَ. (سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃُ: 32) یعنی یہ لوگ اپنے منہ کی لاف وگزاف سے بکتے ہیں کہ اس دین کو کبھی کامیابی نہ ہو گی، یہ دین ہمارے ہاتھ سے تباہ ہو جاوے گا لیکن خدا کبھی اس دین کو ضائع نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک اس کو پورا نہ کرے۔ پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ... (سورۃالنور:56) یعنی خدا وعدہ دے چکا ہے کہ اس دین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفے پیدا کرے گا اور قیامت تک اس کو قائم کرے گا یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے دین میں مدت ہائے دراز تک خلیفے اور بادشاہ بھیجتا رہا ایسا ہی اس جگہ بھی کرے گا اور اس کو معدوم ہونے نہیں دے گا۔''

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 290)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے

"لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ : خلیفہ کا بنانا خدا کے اختیار میں ہے۔ اور میں اس امر میں خود گواہ ہوں کہ خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے۔

وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ: یہ سچے خلیفہ کی صداقت کے نشان بتائے کہ ان میں تمکین دے گا۔ اُن پر خوف بھی آئے گا۔ مگر وہ خوف امن سے بدلا جاوے گا۔ برخلاف اس کے جو ان کے منکر ہوئے وہ فاسق ہوں گے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

اللہ نے تم میں سے مومنوں اور نیکو کاروں سے وعدہ کیا کہ انہیں سرزمین (مکّہ) میں ضرور خلیفہ بنائے گا جیسا ان سے پہلوں کو بنایا۔ اور وہ دین جوان کے لیئے پسند کیا ہے اسے ان کی خاطر مضبوط کر دے گا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ کہ وہ میری عبادت کریں گے۔ اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ یہ پیشین گوئی صحابہؓ کے حق میں ایسی پوری ہوئی کہ تاریخ عالم میں اس کی نظیر نہیں۔ (فصل الخطاب حصّہ دوم ص ۹۷)

مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے

"تم اس حبل اللہ کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رَسن ہے جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالیٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ آدم کو داوٗد کو اور ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے جو لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ میں موعود ہے اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا۔

پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے تمہاری بھلائی کے لئے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔"

(اخبار "بدر" یکم فروری 1913ء جلد 11 نمبر 18و19۔ صفحہ 3)

خدا ہمیشہ خلفاء پیدا کرے گا

"دنیا کے مذاہب کی حفاظت کیلئے مؤید من اللہ، نصرت یافتہ پیدا نہیں ہوتے۔ اسلام کے اندر کیسا فضل اور احسان ہے کہ وہ مامور بھیجتا ہے جو پیدا ہونے والی بیماریوں میں دُعاؤں کے مانگنے والا، خدا کی درگاہ میں ہوشیار انسان، شرارتوں اور عداوتوں کے بدنتائج سے آگاہ، بھلائی سے واقف انسان ہوتا ہے۔

جب غفلت ہوتی ہے اور قرآنِ کریم سے بے خبری ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں میں بے سمجھی پیدا ہو جاتی ہے تو خدا کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ خلفاء پیدا کرے گا۔" ....

(الحکم 3 مارچ 1899ء صفحہ 6,5 بحوالہ حقائق الفرقان جلد سوم ص 230)

خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا

"خلافت کیسری کی دُکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے، نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہوسکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔"

(اخبار "بدر" 11 جولائی 1912ء۔ جلد 12 نمبر 2۔ صفحہ 4)

حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں قصیدہ

ارشاد عرشی ملک

اے مسیحؑ، اے عظمتِ اسلام کے زندہ نشاں
تو محمدؐ مصطفٰے کے دین کا ہے پاسباں

جل چکے تھے سب شجر اور دھول اُڑتی تھی یہاں
رحمتِ رب نے تجھے بھیجا بشکلِ باغباں

سارے اہلِ علم تھے حیران و بے بس، نوحہ خواں
دین کی حالت یہ تھی، گویا مریضِ نیم جاں

حال تھا اسلام کا مجبور و لا چار و یتیم
تھی عیسائیت ان دنوں گویا تنو مند پہلواں

تو وہ پانی تھا جو آیا آسماں سے وقت پر
دین کے اجڑے چمن کو کر دیا جنت نشاں

ایک مدھم سی صدا گمنام وادی سے اٹھی
اور پھر دنیا میں گونجی ، مثلِ آوازِ اذاں

وہ زمانہ تھا کہ تیرا نام بھی مستور تھا
گویا زیرِ غار ہو ایسا نہاں تھا قادیاں

تو وہ زمزم تھا جو پھوٹا سرزمینِ ہند سے
تیرے دم سے ہو گئیں سیراب بنجر وادیاں

تو فرشتوں کے جلو میں گرچہ تھا نازل ہوا
پر زمانے سے تھا مخفی لشکرِ قدوّسیاں

دوش پر تیرے نبوت کی ردائے خاص تھی
جس نے بخشی تھی یہ چادر، وہ تھا تیرا قدرداں

تو خدا کی گود میں تھا مثلِ طفلِ شیر خوار
تھا خدا تیرے لئے مانندِ پدرِ مہرباں

تیرے منکر دیکھ نہ پائے خدا کی رمز کو
اپنی نابینائی کے باعث تھے حیراں بدگماں

کی منادی اسرائیلی ابنِ مریم مر چکا
انتظار آمد کا اس کی اب ہے کارِ رائیگاں

جابجا قرآن نے دی جس کے مرنے کی خبر
منتظر بیٹھے ہو کیوں آمد کے اس کی ناگہاں

میں وہ عیسیٰ ابنِ مریم ہوں جو آیا وقت پر
کتنی صدیوں سے تھے میرے منتظر پیر و جواں

میں وہ مہدیؑ ہوں جسے بھیجا محمدؐ نے سلام
میں حصارِ عافیت ہوں میں پناہِ بے کساں

چاند اور سورج ہوئے تاریک میرے واسطے
تا زمانہ دیکھ لے قرآن کی سچائیاں

زلزلہ برپا کیا ہر سُوتری للکار نے
تیرا آنا اک قیامت کی طرح تھا ناگہاں

سب فقیہہ، احبار و عالم ہو گئے مثلِ یہود
پھر مسیح کی دشمنی کے شوق میں یک قلب و جاں

کوئی کہتا تھا تجھے مکار کوئی مفتری
بولتے تھے سارے حاسد اپنی اپنی بولیاں

کافر و ملحد کہا، دجال اور کاذب کہا
کفر کے فتووٗں سے گونجا آخرش ہندوستاں

بدظنوں نے بدظنی کر کر کے لعنت مول لی
جاہلوں نے پاک سے منسوب کیں ناپاکیاں

ہر مکذب نے مگر چکھی اہانت کی سزا
ہر مکفر بن گیا عبرت کا اک زندہ نشاں

چاہے وہ آتھم ہو چاہے ڈوئی ہو یا لیکھ رام
زد میں جو آیا، بنا وہ بھولی بسری داستاں

تو نے سمجھایا کہ بغضِ انبیاء اچھا نہیں
یہ ہیں شیروں کی کچھاریں اور ہے جاں کا زیاں

وار ہر بدخواہ کا اس پر پلٹ کر جا پڑا
تیرے سر سے پاؤں تک وہ یار تھا تجھ میں نہاں

تھا جلالی رنگ بھی تجھ میں جمالی رنگ بھی
اور دونوں رنگ تھے پیارے ترے شایانِ شاں

فضل اور احسان تھے مولا کے بے حد و حساب
رحمتیں تجھ پر انڈیلیں اس نے بھر بھر جھولیاں

ایک بیٹے کی خبر دے کر خدا نے یوں کہا
تو نے مانگا تھا نشاں، سو یہ ہے رحمت کا نشاں

تخم سے تیرے، تری ہی ذریّت سے نسل سے
خوبصورت پاک لڑکا آرہا ہے میہماں

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

خلیفہ خدا بناتا ہے

''خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان اور درحقیقت قرآن شریف کے غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفا کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔''

(''کون ہے جو خدا کے کام روک سکے'' انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ 11)

خلیفہ کا ہونا ضروری ہے

''جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رد کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رد کرتا ہے۔ صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو۔ جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے اور کبھی نہیں ہو سکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔''

(''کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے'' انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ 13)

خلافت ایک الٰہی نعمت ہے

''خلافت ایک الٰہی نعمت ہے۔ کوئی نہیں جو اس میں روک بن سکے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نور کے قیام کا ذریعہ ہے جو اس کو مٹانا چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانا چاہتا ہے۔ ہاں وہ ایک وعدہ جو پورا تو ضرور کیا جاتا ہے لیکن اس کے زمانے کی لمبائی مومنوں کے اخلاق سے وابستہ ہے۔''

(الفضل 23 ستمبر 1937ء۔ صفحہ 15)

''جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے، وہ دنیا میں خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہے۔''

(الفضل 27 اگست 1937ء صفحہ 8)

خلیفہ کی اطاعت

''یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے...... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25 اکتوبر 1946ء مطبوعہ الفضل 15 نومبر 1946ء۔ صفحہ 6)

سب کچھ امام کے ماتحت ہو

''میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مدبر ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدابیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو، ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم اللہ تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا، تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔''

(الفضل 4 ستمبر 1937ء۔ صفحہ 8)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

خلیفہ، اللہ تعالیٰ بناتا ہے

''ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ، اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی رُوحانیت، اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے، یہ بندہ بے شک نحیف، کم علم، کمزور، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے لیکن اب یہ میری پناہ میں آ گیا ہے اب تمہیں بہرحال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت اسی کی منشا پوری ہوتی ہے اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔''

(الفضل 17 مارچ 1967ء)

خلیفہ خدا کی طاقت کے بل بوتے پر کام کرتا ہے

میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا، اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا اور اس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دُعائیں کرے کہ دُعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دُعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور بشاشت کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے کام نہیں کرتا لیکن اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ کمزور نہیں، خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکی ہوئی ہے لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے۔ ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آ جائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔''

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 494 خطبہ جمعہ 18 نومبر 1966ء)

خلافت راشدہ کا اللہ تعالیٰ قیامت تک وعدہ دیتا ہے

''پہلے سلسلہ خلافت کی ایک شاخ تو جو بعد نبی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ خلفا و مجددین پر مشتمل تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ختم ہو گئی۔ اگلی صدی کے مجدد کی ہر ایک کو تلاش کرنی چاہئے لیکن ہر آنے والی صدی کے سر پر جو شخص مجدد کی تلاش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو آخری ہزار سال کے مجدد ہیں) کے علاوہ کوئی ایسا چہرہ دیکھتا ہے جو آپ علیہ السلام کے خلیفہ کا نہیں، آپ علیہ السلام کے ظل کا نہیں وہ سچے مجدد کا چہرہ نہیں دیکھتا لیکن پہلے سلسلہ خلافت کی دوسری شاخ اور وہ بھی خلافت راشدہ کا حصہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اظلال کی شکل میں جاری ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں تم ایمان کی اور اعمال صالحہ کی شرط پوری کرتے رہنا تمہیں قدرت ثانیہ کے مظاہر یعنی خلافت راشدہ کا اللہ تعالیٰ قیامت تک وعدہ دیتا ہے۔ خدا کرے کہ محض اسی کے فضل سے جماعت عقائد صحیحہ اور پختہ ایمان اور طیب اعمال کے اوپر قائم رہے تا کہ اس کا یہ وعدہ قیامت تک جماعت کے حق میں پورا ہوتا رہے۔''

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع انصار اللہ 27 اکتوبر 1968ء۔ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ فروری 1969ء)

Vol. 15 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 5
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel: 069-50688652, Fax: 069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

ارشادات حضرت مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ

خلافت کا وعدہ ایمان اور عمل صالح سے مشروط

اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ تمہیں اپنا خلیفہ بنائے گا زمین میں لیکن کچھ تم پر بھی ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں۔

پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی اور ہماری دُعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لیے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے۔ صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ تو خدا کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرۂ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔''

(خطبہ جمعہ 11 جون 1982ء۔ خطبات طاہر جلد 1۔ صفحہ 3.4)

خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے

''سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتا کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحبِ تقویٰ سمجھتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 2 اپریل 1993ء ہفت روزہ بدر 6 مئی 1993ء۔ صفحہ 4)

امام سے آگے نہ بڑھیں

''اسی طرح آپ نے خلافت کی حفاظت کا جو وعدہ کیا ہوا ہے اس میں بھی یہ بات داخل ہے کہ خلافت کے مزاج کو نہ بگڑنے دیں۔ خلافت کے مزاج کو بگاڑنے کی ہرگز کوشش نہ کریں ہمیشہ اس کے تابع رہیں، ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں۔

امام آپ کی رہنمائی کے لئے بنایا گیا ہے اس لئے کسی وقت بھی اس سے آگے نہ بڑھیں۔''

(الفضل 11 فروری 1994ء)

خلافت احمدیہ نشوونما پاتی رہے گی

''میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ...... اب آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔

تو دُعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔''

(الفضل 28 جون 1982ء)

خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اَور مجددیت نہیں

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سال کی عمریں بھی پائیں گے اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں اور ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلیں جائیں، خدا کی قسم! خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اَور مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔ یہی وہ تجدید دین کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔''

(ماہنامہ خالد مئی 1994ء صفحہ نمبر 4 و 17، خطبہ جمعہ 27 اگست 1993ء)

ارشادات حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو

''اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔''

(خطبات مسرور جلد 1۔ صفحہ 256.257 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 22 اگست 2003ء)

خلافت وہ لڑی ہے جس میں جماعت پروئی ہوئی ہے

''قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو وہ محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 1۔ 11 مئی 2003ء کو احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام

خلافت کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا

''ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے اللہ یہ کرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اس سے اُتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دُنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا، اس کے لئے خدا کے حضور دُعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔''

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003۔ صفحہ 2، جماعت احمدیہ راولپنڈی کے نام پیغام)

اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو

''آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دُعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔''

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 2)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جلد نمبر 15 نگران، مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ وانچارج شعبہ تصنیف - مدیر، نعیم احمد نیرؔ - کتابت، محمد ریاض سیفی۔ ماہ ہجرت، 1389 ہجری شمسی بمطابق مئی 2010ء شمارہ نمبر 6

قرآن کریم

۱۱۰۔ بات یہ ہے کہ میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کہتا تھا کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں۔ سو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر، اور تو سب رحم کرنے والوں میں سے اچھا ہے۔

۱۱۱۔ مگر تم نے ان کو ہنسی مذاق کا مورد بنالیا، یہاں تک کہ انہوں نے (تمہاری دلچسپی کا سامان بن کر) تم کو میری یاد بھلادی اور تم ان سے ہمیشہ ہنسی کرتے رہے۔

۱۱۲۔ ان کے صبر کرنے کی وجہ سے آج میں ان کو (مناسب حال) بدلہ دوں گا۔ یقیناً وہ کامیاب ہوں گے۔ (سورۃ المومنون۔ آیت ۱۱۰ تا ۱۱۲، ترجمہ از تفسیر صغیر)

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچا مومن ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(حدیقۃ الصالحین۔ صفحہ ۴۴۱۔ (بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اخلاص والے کو خدا ضائع نہیں کرتا۔ ہمارے حضرت رسُول کریم ﷺ کس جنگل میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر خدا نے کیا کیا سامان بنا دیئے۔ ایک آدمی کا قابو کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کتنے آدمی آپ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ ہمارے متعلق اللہ تعالیٰ کی وحی ہے۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (روحانی خزائن جلد ۲، ص ۲۲۵)

’’مسجد انوار‘‘ روڈ گاؤ میں امن کانفرنس کا انعقاد

مورخہ ۱۹ مئی ۲۰۱۰ء بروز بدھ روڈ گاؤ شہر میں واقع جماعت احمدیہ کی تعمیر شدہ ’مسجد انوار‘‘ میں امن کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں شہر و ضلع کی انتظامیہ، صوبائی انتظامیہ، نیز چرچ و اسلام کی نمائندگی میں معززین نے شمولیت اختیار کی۔

مکرم وسیم غفار صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے ہوئے کانفرنس شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے مکرم عبد الجبار صاحب کو تلاوت قرآن کریم کی دعوت دی۔ آپ نے سورۃ حشر کی آیات ۲۱ تا ۲۴ کی تلاوت کی جن کا جرمن ترجمہ مکرم محمد غفار صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم وسیم غفار صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور احمدی بچیوں کے ایک گروپ کو امن کے موضوع پر جرمن زبان میں نظم پڑھنے کی دعوت دی۔ سکارف لیئے چھوٹی چھوٹی بچیوں نے خوش الحانی سے نظم پڑھی جسے مہمانوں نے یکسوئی سے سنا اور لطف اندوز ہوئے نیز تالیاں بجا کر داد دی۔ بعد میں اخبارات نے اس موقع کی فوٹوز کو اپنے صفحات کی زینت بنایا۔

ضلع کی انتظامیہ کی نمائندگی میں محترمہ کلاؤڈیا صاحبہ (Klaudia Jäger)، نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں آج پہلی مرتبہ کسی مسجد میں داخل ہوئی ہوں۔ میرا تعلق عیسائی مذہب سے ہے۔ اور ضلع میں میرا کام مختلف قومیتوں کے عوام کو معاشرے میں ضم کرنا ہے۔ آج جس کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے اس سے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح ضلع میں موجود دوسری جماعتیں (تنظیمیں) مل کر انسانیت کی بھلائی کے کام کرسکتی ہیں، یعنی یہ کانفرنس ان کے لیئے نمونہ ہے۔

ضلع کے مجسٹریٹ جناب ہوف مین صاحب (Herr Jürgen Hoffman) نے سامعین کو بتایا کہ میں یہاں پہلی مرتبہ نہیں آیا بلکہ اس سے پہلے بھی تقریبات میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ آپ نے کہا کہ یہ جگہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے جہاں سے دنیا میں امن قائم کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ یعنی کیسی قابل تعریف بات ہے۔ حقیقی امن کا کیا مطلب ہے، اسے کیسے قائم کیا جا سکتا ہے، یہ ہمیں سمجھنا ہوگا۔

اس کے بعد جناب ارسلان صاحب Göksal Arslan جو غیر ملکیوں کے لیئے قائم ضلع کی کمیٹی کے سربراہ ہیں اور ایک ترک تنظیم کے سربراہ بھی ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک عقیدہ کے افراد کو اپنے عقیدہ کے اظہار کی اجازت ہونی ضروری ہے۔ اس شہر کے پانچ حصّوں (محلّوں) میں ۱۵۰ مختلف قومیتوں کے لوگ رہتے ہیں۔ انہیں مل جل کر امن سے رہنا چاہیئے۔

مکرم وسیم غفار صاحب نے اگلے مقرر کو دعوت دینے سے پہلے قرآن کریم کے حوالہ سے بتایا کہ اسلام میں عقیدہ کے اختیار کرنے پر جبر نہیں ہے۔ یہ آج کل کے میڈیا کا غلط پروپیگنڈا ہے کہ اسلام میں جبر ہے۔

اگلے مقرر جناب ڈاکٹر پیٹر صاحب Dr,Peter Eckstein جو مقامی گرجے کے پادری ہیں نے سامعین کو بتایا کہ یہاں آنے سے پہلے مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ مسجد میں داخل ہونے کے آداب کیا ہیں، کیا پہن کر آنا چاہیئے۔ یہاں آنے کے بعد مجھے آپ کے ممبر جماعت نے پوچھا کہ جناب آپ جو ہیٹ پہنتے ہیں وہ کہاں ہے، میں اِس خیال سے اُسے کار میں چھوڑ آیا تھا کہ شائد مسجد میں پہننے کی اجازت نہ ہو یا آداب کے خلاف ہو۔ بہرحال اب میں پہن آیا ہوں۔ میں نے صرف اپنی تعلیم کے دوران یونیورسٹی میں پڑھا تھا کہ اسلام کے دو بڑے فرقے ہیں اس کے علاوہ مجھے اسلام کے بارہ میں کچھ معلوم نہ تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ امن کیسے قائم ہوسکتا ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لیئے ہمیں سب سے پہلے ایک دوسرے سے تعلقات کو وسیع کرنا ہوگا، ایک دوسرے کو سننا ہوگا۔ میں مذہب کی روشنی میں آج کے موضوع پر بات کروں گا کیونکہ جماعت احمدیہ بھی ایک مذہبی جماعت ہے۔ یقیناً میرے میزبانوں کی آج یہ خواہش ہوگی کہ میں مسلمان ہوجاؤں۔ (اس بات سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے) بچیوں نے ابھی جو نظم پڑھی ہے میں نے اسے خاص طور پر نوٹ کیا ہے۔ اس میں تھا کہ اسلام جھوٹ نہیں چاہتا۔ ’’خدا کا شکر ہے‘‘۔ اسلام امن چاہتا ہے ۔ عیسائیت بھی یہی چاہتی ہے۔ جناب پادری صاحب نے اپنی تقریر میں اسلام اور عیسائیت میں مشترکہ نظریات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمیں ان پر آپس میں تعاون کرنا چاہیئے۔

مکرم عبد اللہ واگز ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کے حوالہ جات سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام رسول برابر ہیں۔ مذہب کی اہمیت کیا ہے۔ زکوٰۃ کا نظام دنیا کے موجودہ مسائل پر قابو پا سکتا ہے خصوصاً مالی بحران پر۔ سیاست و حکومت کے بارہ میں اسلام کے کیا نظریات ہیں۔ ووٹ ایک امانت ہے اسے مستحق افراد کو دینا ضروری ہے۔ مکمل انصاف ہی دُنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ امیر صاحب نے کہا کہ امن کی غیر موجودگی یعنی بدامنی، دنیا میں ایک بیماری کی طرح ہے۔

اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ سوالات میں مندرجہ ذیل سولات شامل تھے۔ پردہ کے بارہ میں آپ کی جماعت کا کیا موقف ہے، سخت قسم کے پردہ پر جو آجکل فرانس میں پابندی لگ رہی ہے اس کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں، اسلام کا مطلب امن ہے تو مسلمان ملکوں میں بدامنی کیوں ہے، آپ کی عورتیں کہاں ہیں، وہ یہاں ہمارے ساتھ کیوں شامل نہیں، پردہ کیوں ہے، مرد عورتیں الگ الگ کیوں ہیں وغیرہ۔ ان سوالوں کے جواب مکرم امیر صاحب کے علاوہ عیسائیت کی تعلیم کی روشنی میں جناب پادری صاحب نے بھی دیئے۔ محترمہ کلاوڈیا صاحبہ Klaudia Jäger، نے ان سولات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اکثر سوالات آج کے موضوع سے باہر ہیں۔ ہمیں اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے کہ یہ ایک عبادت گاہ ہے مگر پھر بھی ہمیں اس جگہ کتنی آزادی ہے کہ ہم مختلف موضوعات پر یہاں کھل کر بات کرر ہے ہیں۔ سارے موضوعات اور سوالات کا اس تھوڑے سے وقت میں جواب نہیں دیا جاسکتا۔ اتنا ضرور ہے کہ جو کچھ ہماری معلومات میں آج اضافہ ہوا ہے ہم اس سے کسی دوسری جگہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں ۔ بحر حال عورتوں کے لیئے کچھ سہولت ہونی ضروری ہے کہ وہ بھی اس بات چیت میں حصّہ لے سکیں۔ اس موقع پر نیچے کے ہال سے خواتین کی نمائندگی میں ایک احمدی خاتون نے لاؤڈ سپیکر پر سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پردہ کی سہولت سے خواتین اس پروگرام میں شمولیت اختیار کیئے ہوئے ہیں۔ ضرورت

باقی صفحہ نمبر ۴ پر

کردار اور شخصیّت

مقصود احمد علوی

کردار انسان کی اندرونی کیفیات کے قدرتی اظہار کا نام ہے۔ یہ کیفیات تربیت اور ماحول کے زیر اثر اچھی بھی ہوسکتی ہیں اور بری بھی اور یہی انسان کے کردار کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ اچھی کیفیات کو ہم اخلاقِ حسنہ کا نام دیتے ہیں اور بری کو اخلاقِ سیّئہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ایک باکردار شخص باطنی سچائی کے ساتھ بغیر کسی قسم کی ریاکاری یا تصنع کے اپنے اخلاق کا اظہار کرتا ہے۔ اور اُس کی شخصیت اُس کی سچائی کے آئینے میں دوسروں کے دل پر اثر کر رہی ہوتی ہے۔ اور یہ اثر عارضی نہیں ہوتا۔ لیکن صرف شخصیت کا اظہار باطنی اخلاق کے زیر اثر ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ بعض لوگ بظاہر بڑی مسحور اور متاثر کن شخصیت کے مالک نظر آرہے ہوتے ہیں لیکن اندر سے پرلے درجے کے مکار، جھوٹے اور بے ایمان ہوتے ہیں اور اُن کی وہ شخصیت محض ریاکاری کا کرشمہ ہوتی ہے۔ جس کا پول جلد ہی کھل جاتا ہے۔ اور نتیجہ بتا دیتا ہے کہ یہ محض دھوکہ تھا۔

یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ محض شخصیت کی بات ہو رہی ہے ورنہ باکردار لوگوں کی بھی اپنی ایک شخصیت ہوتی ہے اور اُس سے بھی سمجھدار لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ مگر یہ کوئی عارضی اثر نہیں ہوتا۔ اسے ہم باکردار شخصیت کا نام دے سکتے ہیں۔

آج کے دور کا یہ بھی ایک المیہ ہے کہ بالعموم محض شخصیت پر ہی زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور اسے ہی مسائل کے حل کی کلید سمجھا جاتا ہے۔ کردار کی باطنی خوبیوں سے توجہ ہٹ گئی ہے اور اس کی جگہ ریاکاری، تصنع، متاثر کرنے والے طریقوں سے گفتگو کرنے کے ڈھنگ، گاہک کو پھنسانے کیلئے مصنوعی مسکراہٹ، ماحول سے میچ کرتا ہوا لباس اور دیگر حربے، افسران کی خوشنودی کیلئے تحائف کی پیٹیاں اور اُن سے حقائق چھپانے کیلئے ماہرانہ رپورٹیں وغیرہ طریقوں نے لے لی ہے اور انہی کے ذریعے مسائل حل کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔

ہماری معاشرتی زندگی کا یہ معمول بن چکا ہے کہ اکثر لوگ اپنے درپیش مسائل کو دوسروں کو ''گولی دے کر''، یعنی جھوٹ بول کر، دولت کے بل بوتے پر رشوت دے کر، تعلقات کو استعمال کر کے، طاقت اور دھونس وغیرہ حربوں سے حل کرنا چاہتے ہیں۔

شارٹ کٹ طریقوں کے ذریعے غلط راستے اختیار کر کے معاملات طے کرنے کا کلچر راہ پا چکا ہے اور کردار کی خوبیاں جو مسائل کا مستقل حل ہیں اُن کی طرف کوئی دیکھتا بھی نہیں۔ یہ خیال کسی کو نہیں آتا کہ سارے مسائل کا مستقل حل راست بازی، امانت، دیانت، عاجزی و انکساری، فرض شناسی، انصاف اور سادگی کی خوبیاں اختیار کرنے میں ہے۔

یہ درست ہے کہ عارضی اور وقتی طور پر اِس قسم کے حربوں سے فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن یہ فائدہ دیرپا نہیں ہوتا۔ اِس قسم کے ہتھکنڈوں سے صورتِ حال کو کچھ وقت کیلئے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے لیکن ان سے مسائل مستقلاً حل نہیں ہوتے۔ کچھ ہی دیر بعد ایسی مصنوعی ترکیبیں استعمال کرنے والوں کی اصلیت سے لوگ واقف ہو جاتے ہیں اور اُن کا اصل چہرہ سامنے آجاتا ہے۔ اُن کی ریاکاری، منافقت اور عیارانہ چالاکیاں اُن کے اعتماد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہیں اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔ پھر چاہے کچھ بھی کر لیں اپنا اعتماد بحال نہیں کر سکتے تاوقتیکہ کردار کی خوبیوں کی طرف نہ لوٹیں۔

کردار کی خوبیوں سے خالی اور مصنوعی شخصیت اپنے لیئے حقیقی عزت و احترام پیدا نہیں کر سکتی۔ دنیا کے بڑے بڑے اور بظاہر ہردلعزیز رہنماؤں پر بھی لوگ اُس طرح دیوانہ وار فدا نہیں ہوتے جس طرح خدا کے نبیوں اور ولیوں کی خاطر اپنی جانوں تک کے نذرانے پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ دنیاوی رہنماؤں میں سے اکثر میں محض شخصیت ہوتی ہے جبکہ روحانی دنیا کے اِن بادشاہوں میں کردار کا نور۔ ورنہ ظاہری شخصیّت کے اعتبار سے تو آسمانِ روحانیت کے یہ بادشاہ فقر و فاقہ اور مسکینی میں ہی زندگی بسر کر جاتے ہیں اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ اُن کی سادگی اور غربت کی وجہ سے ناواقف عوام الناس آقا کو غلام اور غلام کو آقا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

کردار کی خوبیوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ اِن کی جڑیں انسانی فطرت میں پیوست ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ چاہے ڈھنگ کا لباس نہ بھی پہنیں اور خوبصورت اور بھرپور انداز سے مشکل الفاظ استعمال کر کے گفتگو نہ بھی کر سکتے ہوں، اُن کے اندر کی سچائی کا نور لوگوں کو مجبور کرتا ہے کہ اُن کی طرف متوجہ ہوں، اُن پر اعتماد کریں اور اُن سے عزت سے پیش آئیں۔ وہ کسی بھی ماحول میں چلے جائیں اپنا اثر رکھتے ہیں، انہیں دوسروں کا سہارا ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ دوسرے ان کا سہارا بنتے ہیں

پس کردار کی خوبیوں سے اپنی شخصیت کو نکھارنا چاہیے کہ اِسی میں حقیقی عزت کا راز پنہاں ہے۔ یہی مستقل کامیابی ہے۔ یہاں بھی اور آخرت میں بھی۔

سُستی اور اس کا علاج

(ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر)

یوں تو ہمارے ہاں سستی، غفلت، کسل، کسل مندی، سہل پسندی، تن آسانی، آرام طلبی، بے توجہی، بے حسی، لاپرواہی، سہل نگاری، بے رغبتی اور ان جیسے ملتے جلتے معانی رکھنے والے دیگر کئی الفاظ عام مروّج و مستعمل ہیں مگر سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ ''سُستی'' ہے۔ ذیل میں ہم دیکھتے ہیں کہ سستی کیا ہے اس کے محرکات اور اسباب کیا ہیں، اس کا انجام کیا ہے اور اس سے نجات کے طریق کیا ہیں؟

سستی کیا ہے

سادہ لفظوں میں کسی فریضہ کو بروقت اور صحیح رنگ میں انجام نہ دینا سستی کہلاتا ہے۔ طبیعت کا بوجھل پن اور کام کاج کو جی نہ چاہنا بھی سستی کہلاتا ہے اسی طرح کاموں کو معرض التواء میں ڈالنا، 'اچھا کر لیتے ہیں' کی جھوٹی تسلیاں خود کو اور دوسروں کو دینا یہ سب سستی کا حصہ ہے سستی ایسی بری بلا ہے کہ خدا کے رسول نے بھی اس سے پناہ طلب کی ہے۔

سستی کی ظاہری علامات

سستی کی حالت میں دماغ و اعصاب سوئے سوئے اور تھکے تھکے رہتے ہیں کام میں حالت معمول کی وہ دلچسپی، سبک رفتاری لگن شوق، امنگ، ولولہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ کام کی رفتار، استعداد کار دونوں متاثر ہوتی ہیں

سُستی کی اقسام

سستی کی دو بڑی اقسام ہیں:۔

۱۔ دنیاوی امور میں سستی ۲۔ دینی امور میں سستی۔

بعض لوگ دنیوی امور میں سست ہوتے ہیں اور بعض لوگ دینی امور میں سست ہوتے ہیں اور بعض دونوں میں سستی بہرحال نقصان اور زیاں کا باعث ہے مگر بالخصوص دینی امور میں سستی اور لاپرواہی تو بہت بری ہے۔

سستی کے اسباب

سستی کا بہت بڑا سبب اس جذبہ و احساس کا فقدان ہے جو کسی بھی فریضہ کے انجام دینے کا اصل محرک ہوا کرتا ہے جب کسی بھی فرد یا قوم میں یہ احساس بیدار ہوتا ہے تو اس پر ہر قسم کی ترقیات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ در اصل اس ظاہری انسان کے اندر ایک اور انسان ہے۔ انسان جاگ اٹھتا ہے۔ کاہل الوجود لوگوں میں یہی اندر کا انسان سویا ہوا ہوتا ہے۔ پس:

۱۔ ناعاقبت اندیش، لاپرواہ، آرام طلب لوگوں کی صحبت سستی پیدا کرتی ہے ۲۔ ناجائز و غیر حلال ذرائع سے حاصل ہونے والی کمائی سستی پیدا کرتی ہے۔

۳۔ جسمانی حرکت نہ کرنے، ورزش و کسرت سے جی چرانے سے دوران خون کمزور پڑ کر سستی پیدا ہوتی ہے۔ ۴۔ فارغ رہنے کے عادی ہو جانے سے کام کرنے کا جذبہ کمزور پڑ کر سستی واقع ہو جاتی ہے۔ ۵۔ خدا سے مدد نہ مانگنا، دین و مذہب سے دوری سستی پیدا کرتی ہے اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔ ۶۔ خوب پیٹ بھر کر کھانا اور پڑے رہنا سستی کا سبب بھی ہے اور نتیجہ بھی۔

۷۔ چربیلے (High Fat) والے کھانے دیسی گھی، مکھن مٹھائی، دودھ، لسی، بالائی خوب کھانا پینا اور فارغ بیٹھے رہنا خوب سستی پیدا کرتے ہیں۔ ۸۔ مطلوبہ نیند سے کم یا زیادہ سونا سستی پیدا کرتا ہے اور نہایت اہم سبب ہے۔ ۹۔ موٹاپا سستی پیدا کرتا ہے۔

۱۰۔ بند کمروں کی غیر صاف ہوا اور گرم مرطوب موسم سستی پیدا کرتے ہیں۔ ۱۱۔ غیر فطری طرز زندگی سونے کے اوقات میں جاگنا اور جاگنے کے اوقات میں سونا سستی پیدا کرتے ہیں۔ ۱۲۔ دیر ہضم کھانے سستی پیدا کرتے ہیں ۱۳۔ قوت ارادی کی کمی اور عزائم کو بار بار توڑنا سستی کا سبب بھی ہے اور نتیجہ بھی۔ ۱۴۔ بدنی اور اعصابی کمزوری خواہ وہ کسی سبب سے ہو، اس سے سستی لاحق ہوتی ہے۔ ۱۵۔ کثرت کار و قلت آرام تھکاوٹ اور اعصابی کمزوری سستی پیدا کرتی ہے۔

۱۶۔ افیون اور خواب آور ادویات نشہ آور اشیاء سے سستی پیدا ہوتی ہے۔ ۱۷۔ غیر متوازن غذا سے جسم میں ضروری اجزا کی کمی واقع ہو کر ضعف و نقاہت و سستی پیدا ہوتی ہے

۱۸۔ بلا ضرورت بار بار محرک اشیاء مثلاً چائے کافی، کوک کے استعمال سے عارضی چستی کے بعد بار بار سستی پیدا ہوتی ہے نتیجتاً بار بار محرکات کی ضرورت پڑا کرتی ہے

سستی کا انجام

کاہلی کے نتیجہ میں کاہل انسان اپنے قیمتی وقت کا بیشتر حصہ ضائع کر دیتا ہے اور یوں اپنا اور اپنے خاندان کا مستقبل تاریک کر کے ہمیشہ کف افسوس ملتا ہے۔

سستی کا علاج

سب سے اول اور اہم علاج یہ ہے کہ اس کے اندر کے انسان کو جگایا جائے جو تمام سستیوں کا دافع ہے۔ مگر اس کو جگانا انسان کے بس میں نہیں۔

''تیرے بن روشن نہ ہووے گو چڑھے سورج ہزار''

اسے جگانے کیلئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنا بے حد ضروری ہے۔ اس کا حل سورۃ فاتحہ میں ہے۔

ایاک نعبد وایاک نستعین تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ راہ مستقیم پر چلنے والے اور انعام یافتہ گروہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مانگی جائے۔ اور مغضوب اور بھٹکے ہوئے کاہل الوجود لوگوں کی راہ سے بچنے کی استدعا کی جائے۔ یہ مسنون دعا اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل (اے اللہ میں

باقی صفحہ ۳ پر

میری والدہ مکرمہ محمودہ خلیل صاحبہ

رشیدہ سلیمان، ڈٹسن باخ

میری والدہ مکرمہ محمودہ خلیل صاحبہ مورخہ ۲ مارچ ۲۰۱۰ بوقت ۳ بجے دن ۸۱ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں ۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس سے قبل کہ میں اپنی پیاری امی جان کی دینی خدمات کا ذکر کروں چاہتی ہوں کہ ان کے مختصر حالات زندگی بیان کروں جس سے معلوم ہو کہ جب مشکلات آئیں تو انکا مقابلہ کس طرح دعاؤں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی یہ باتیں مشعلِ راہ ہوں۔

میں پہلے یہ بتانا چاہوں گی کہ والدہ ماجدہ کے خاندان میں احمدیت کیسے آئی۔ ہماری والدہ کا خاندان جدی پشتی موضع نصیرہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں مقیم ہے اور یہ اُس وقت کی بات ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہلم تشریف لائے تو پورے علاقہ میں یہ دھوم مچ گئی کہ امام مہدی علیہ السلام جہلم تشریف لا رہے ہیں تو ہماری والدہ کے دادا جان حضرت راجہ غلام حسنؓ اور انکے مزید تین کزن امام وقت کو دیکھنے کے لئے تیرہ کوس کا پیدل سفر کر کے جہلم پہنچے۔ جب آپؓ نے حضور علیہ السلام کو دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا اور وہیں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ میری والدہ کے والد ماجد کا نام راجہ شاہ محمد تھا مگر وہ منشی شاہ محمد کے نام سے جانے جاتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں انھوں نے اپنے دیہاتی ماحول میں اچھے نمبروں میں مڈل پاس کیا تھا اور قریب کے گاؤں والے بھی انکی تعلیم سے استفادہ کرتے تھے۔ میری والدہ کی پیدائش جیسا کہ پاسپورٹ وغیرہ سے ظاہر ہے اوائل ۱۹۳۴ میں ہوئی۔ پیدائش پر آپکا نام ''بیوی'' رکھا گیا مگر بیوی سے محمودہ خلیل تک کا سفر کیسے طے کیا اسکی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ جیسا کہ خاندان کے بزرگوں سے سنا اور امی جان خود بھی بتایا کرتی تھیں کہ بچپن سے ہی آپکو نماز قرآن اور علم سے محبت تھی مگر حالات کی ستم ظریفی دیکھیں کہ باوجود شوق کے زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکیں۔ آپ نے کم عمری میں ہی قرآن کریم سیکھ لیا تھا اور پھر سکول میں داخل ہوئیں۔ نزدیک ترین صرف پرائمری سکول تھا لہذا پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کو نماز کا بہت شوق تھا لہذا اپنی سہیلیوں کو اکٹھا کر کے ان کو نماز سکھاتیں اور پھر نماز با جماعت پڑھاتیں۔ آپ کے دو بھائی راجہ غلام مصطفٰے اور راجہ غلام مرتضٰے تھے۔ آپ سب بہن بھائیوں میں چھوٹی اور بہت لاڈلی تھیں۔ آپکی کوئی بھی بات کوئی نہ ٹالتا تھا۔

میرے والد حاجی محمد ابراہیم خلیل صاحب (مرحوم) سابق مبلغ سرالیون، اٹلی و سسلی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تبلیغ کے سلسلہ میں سرالیون میں متعین فرمایا تھا انکی پہلی اہلیہ بمع بچوں کے ربوہ میں تھیں جو بیماری کے باعث اللہ کو پیاری ہوگئیں اور والد صاحب کو واپس ربوہ آنا پڑا۔ یہاں آکر آپ کو بچوں کی دیکھ بھال کی ضرورت پڑی تو والد صاحب نے متواتر چالیس دن تک بہشتی مقبرہ کے ساتھ والی پہاڑی پر دعا کی کہ اے خدا میں نے تو تبلیغ کی خاطر جانا ہے اور بچے چھوٹے ہیں جس طرح میری جوان بیوی کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیا ہے اُسی طرح مجھے جوان بیوی عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور ان کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا۔ والد صاحب نے میری والدہ صاحبہ کو فرمایا زوجہ محترمہ یہ ''بیوی'' کیسا نام ہے۔ آئیں حضور کی خدمت میں بغرض دعا اور تبدیلی نام کی درخواست کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ازراہِ شفقت ملاقات کا شرف عنایت فرمایا جب حضورؓ سے والد صاحب نے تبدیلی نام کی درخواست کی تو حضورؓ نے آپکا نام محمودہ خلیل تجویز فرمایا۔ اسی دوران میری بڑی بہن امینہ خلیل پیدا ہوئیں۔ چونکہ امی جان چھوٹی عمر کی تھیں اس لئے حضورؓ نے ابا جان سے فرمایا کہ اب آپ بمع اپنی اہلیہ کے واپس سرالیون اپنی ذمہ داری نبھانے کے لئے پہنچ جائیں۔ امی جان نے سرالیون پہنچ کر انگلش زبان سیکھی اور ابا جان کے ساتھ شانہ بشانہ خدمتِ دین کی ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹاتی رہیں۔ آپ نے بیس بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ چار سال تک سرالیون میں صدر لجنہ کی ذمہ داری احسن رنگ میں نبھائی اور وہیں رسالہ البشریٰ کا اجرا فرمایا۔ سرالیون میں آپکے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے جن میں سے اسمٰعیل ذبیح وہیں فوت ہو گیا اور خاکسارہ اور میرا بھائی طارق خلیل تاحیات ہیں۔ حضورؓ نے ابا جان کو سرالیون سے واپسی کا ارشاد فرمایا اور پھر بشیر آباد سندھ میں والد صاحب کی تعیناتی بحیثیت سکول ٹیچر ہوئی وہاں میری بہن انیسہ پیدا ہوئیں۔ پھر ہم ربوہ آگئے یہاں والد صاحب زیادہ تر مسجد محمود میں امامت کراتے رہے۔ میری بڑی باجی اور میری شادی والد صاحب کی زندگی میں ہوگئی تھی۔ والد صاحب کو فالج کا حملہ ہوا اور تقریباً ۵ سال تک آپ بیمار رہے اور والدہ ماجدہ نے خدمت کی انتہا کر دی آخر کار والد صاحب نے جوانی کی عمر میں ہی ہماری والدہ صاحبہ کو داغِ مفارقت دیتے ہوئے اس جہانِ فانی سے کوچ کیا تو امی جان نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو مَردوں کی طرح پالا اُس وقت میرے بھائی طارق کی عمر ۱۶ سال تھی اس نے پڑھائی ترک کر کے گھر کی تمام تر ذمہ داریاں سنبھال لیں اور بہت محنت کی اور اپنے علاوہ چھوٹے بہن بھائیوں کی تعلیم مکمل کرا کر انکی شادیاں کیں۔ والدہ صاحبہ کو گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ جماعت کی طرف سے محلّہ میں سیکرٹری خدمتِ خلق کی ذمہ داری ملی جس کے ذریعہ محلّہ کے گھروں میں صفائی چیک کرنی ہوتی تھی اور جہاں کمی ہوتی تھی ساتھ مدد بھی کیا کرتی تھیں۔ والدہ صاحبہ کو خاندانِ مسیح موعود کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا آپ اکثر حضرت بی بی ناصرہ بیگم صاحبہ، حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ اور حضرت مہر آپا صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات کا شرف حاصل کرتیں اور دعائیں لینے کا موقع ملتا۔ آپ نہایت سادہ طبیعت، خوش اخلاق، ملنسار اور نفاست پسند تھیں اور جماعتی تحریکات کے علاوہ غریبوں اور یتیموں کی مدد میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں آپ چونکہ ناروے میں مقیم تھیں اسلئے ابھی حال ہی میں انھوں نے اپنا زیور ناروے کی مسجد میں تعمیر کے لئے دیا اور اسی طرح مریم شادی فنڈ ربوہ میں بھی زیور دیا۔ آپ تہجد گذار اور قرآن کریم کی شیدائی تھیں۔ جو احباب وخواتین افسوس کے لئے آتے رہے سب یہی کہتے کہ انکا ہر چھوٹے بڑے سے اسکی عمر کے مطابق پیار اور مزاح کا رنگ ہوتا تھا اور سب یہی کہتے کہ ان کو صرف ہم سے ہی پیار تھا۔

آپ ڈنمارک میں اپنی نواسی کی شادی میں ناروے سے تشریف لائیں تو شادی کے بعد بیٹی کو اکیلے دیکھ کر دو ماہ کے لئے رک گئیں۔ تقریباً ۲ سال قبل انکو ناروے میں دل کا شدید دورہ پڑا تھا مگر حضور انور و دیگر بزرگان اور بہن بھائیوں کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی عطا کی۔ آپ ہر وقت یہ ہی دعا کیا کرتی تھیں کہ اے میرے خدا چلتے پھرتے ہی لے جانا اور کسی کا محتاج نہ کرنا اور جب ڈنمارک ہسپتال میں داخل ہوئیں تو صرف تین دن ہسپتال میں رہیں اور سب سے مل کر باتیں کرتی رہیں اور ان کی خیریت دریافت کرتیں۔ جب خاکسارہ کو اطلاع ملی کہ والدہ صاحبہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے تو میں اپنے خاوند مکرم راجہ محمد سلیمان صاحب کے ساتھ جرمنی سے ڈنمارک پہنچی اور جب ہم ہسپتال پہنچے تو میرے خاوند کو مل کر بہت خوش ہوئیں کیونکہ یہ آپکے بھتیجے بھی ہیں اور ساتھ ہی کہتی ہیں یہ تو میرا بھائی مرتضٰے آگیا ہے۔ امی جان کی حالت کو دیکھ کر جب طارق بھائی نے کہا کہ امی جان اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کر دیں تو فرمانے لگیں کہ بیٹا تم نے بچپن سے میرا بہت ساتھ دیا ہے اللہ میری زندگی بھی تمہیں لگا دے پھر اس کے ایک دن بعد ہم سب کو مغموم چھوڑ کر اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا انجام نیک کیا۔ آپ کی نماز جنازہ کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپ نے اپنے لواحقین میں تین بیٹے مکرم طارق خلیل صاحب، مکرم ناصر خلیل صاحب ناروے اور مکرم انصر خلیل صاحب جرمنی اور تین صاحبزادیاں خاکسار رشیدہ سلیمان ڈٹسن باخ محترمہ امینہ بشارت صاحبہ ڈنمارک اور محترمہ انیسہ محبوب صاحبہ کینیڈا سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہن بھائیوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہماری والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بقیہ سستی اور اس کا علاج

تجھ سے کسل مندی و سستی سے پناہ مانگتا ہوں) بکثرت پڑھیں اس سے اندر کا انسان جاگتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی سستی دور کرنے کا موثر علاج ہے درود شریف و استغفار کی کثرت سستی کے ازالہ میں موثر ہے۔ زندگی کے بعض اعلیٰ مقاصد معین کیے جائیں۔ ان کے حصول کیلئے منصوبہ بندی کی جائے اور محاسبہ کیا جائے کہ ان کے حصول میں کہاں تک کامیابی ہوئی۔ یہ سستی دور کرنے کا اہم گر ہے۔ نیک ترقی یافتہ اچھے و فعال لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ جائز اور حلال ذرائع سے روزی کمائی جائے۔ دینی کاموں کو دنیوی کاموں پر ترجیح دی جائے تو اس سے خدا تعالےٰ دنیوی منازل آسان کر دیتا ہے بعض مشکل و Bore کاموں سے طبعاً اکتاہٹ کے سبب سستی واقع ہوتی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کام دعا کر کے شروع کر لیا جائے خود ہی دلچسپی پیدا ہو جائے گی اور سستی رفع ہو جائے گی۔ کوک، چائے، کافی، کیفین، (جوہر کافی) وقتی چستی پیدا کرتی ہیں۔ مگر اس کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کا زیادہ استعمال مضر ہے۔ سستی کے غلبہ کے وقت ٹہلنا۔ تازہ ہوا لینا، منہ پر تازہ یا ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنا یا غسل کرنا، کولڈ باتھ، سٹیم باتھ، سستی کا موثر علاج ہیں۔ کم خوری سستی کا موثر علاج ہے اسی طرح ہلکے پھلکے سادہ سنگل زود ہضم قدرتی کھانے سستی سے بچاتے ہیں۔ سبزیاں، پھل، دالیں مع چھلکا کا استعمال مفید ہے۔ مغزیات مثلاً بادام، چلغوزہ، پستہ، اخروٹ، کشمش، کھجور۔ سویابین ذہنی چستی پیدا کرتے ہیں مچھلی کا گوشت، چوزے کی یخنی بکرے کا دماغ یعنی بھیجا انڈا دماغی چستی پیدا کرتے ہیں۔ ایسی سستی جو جسم میں ضروری اجزا کی کمی کے نتیجہ میں پیدا ہو اس کا علاج ضروری ہے اجزاء و حیاتین کے استعمال سے دور ہوسکتا ہے مثلاً (ڈاکٹری مشورہ سے) ملٹی وٹامنز بمعہ معدنیات Vitamins ۔ وٹامن بی کمپونڈ یا بی کمپلکس Vitamin B compound or Vitamin B complex حسب ضرورت وٹامن اے ڈی کا استعمال مفید رہتا ہے اسی طرح سویا لیسیتھین کے کیپسول یا جنگ گو بائی لو با جنسگ، (Soya Lecithin or Ginkgo Biloba Gensang) ذہنی چستی پیدا کرنے کا قدرتی و مفید علاج ہے۔ اس سے یاداشت اور ذہنی استعداد کار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ بائیو ہومیو ادویات میں (Five Phos) کا استعمال ذہنی سبک رفتاری پیدا کرتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں، زیادہ بیٹھ کر کام کرنے والوں۔ مصالحہ دار۔ نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والوں۔ راتوں کو زیادہ جاگنے والوں کے لئے، رات کو نکس وامیکا، صبح کو سلفر سستی کے ازالہ کے لیئے موثر علاج ہے۔

☆ ☆ ☆

Vol. 15 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 6
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

یہ پھندے رسموں کے

ارشاد عرشی ملک

کچھ کے تو دلوں کی رونق اور ہیجان یہ پھندے رسموں کے
کچھ نیک دلوں کو ہیں عرشی زندان یہ پھندے رسموں کے

گر دیں کو مقدم رکھنا ہے اور عہدِ بیعت نبھانا ہے
تو اپنے ہاتھوں کرنے ہیں قربان یہ پھندے رسموں کے

جو دیں کی سمجھ سے عاری ہیں رسموں پر صدقے واری ہیں
راہوں میں بچھاتا ہے ان کی شیطان یہ پھندے رسموں کے

اللہ سے ڈر لوگوں سے نہ ڈر، یوں ڈر ڈر کر بے موت نہ مر
کر جائیں نہ گھر بھر کو تیرے ویران یہ پھندے رسموں کے

یہ دنیا داری کی رسمیں سب چھینٹیں ہیں ناپاکی کی
ایمان کا کرتے ہیں بے حد نقصان یہ پھندے رسموں کے

پیغام ابھی تو مہدؑی کا گھر گھر میں ہمیں پہنچانا ہے
پر بوجھل ہم کو کرتے ہیں ہر آن یہ پھندے رسموں کے

یہ بری جہیز کے جوڑے ہیں جتنے بھی بنا لو تھوڑے ہیں
ہاں مہنگائی میں کرتے ہیں ہلکان یہ پھندے رسموں کے

یہ پیلے پھول اور کلیاں ہیں یہ مہندی کی رنگ رلیاں ہیں
پیسے کا زیاں ،ماحول کا ہیں یرقان یہ پھندے رسموں کے

بجلی کی کمی کا رونا ہے پر جشنِ چراغاں ہونا ہے
اسراف، دکھاوا، دولت کا نقصان یہ پھندے رسموں کے

بد رسموں سے باز آؤ تم، ہرگز نہ انہیں دھراؤ تم
ہیں بدعت اور جہالت کی گردان یہ پھندے رسموں کے

ہم مہدؑی کے ہیں متوالے، آئینِ نو کے رکھوالے
ہم نوک پہ جوتی کی رکھیں بے جان یہ پھندے رسموں کے

جرمنی کے شب و روز

ترجمہ و تلخیص، محمد یونس بلوچ

بقایاجات کی واپسی

وفاقی آئینی عدالت نے حکومت کے مقرر کردہ بے کاری الاؤنس پر نظر ثانی کرنے کا جو حکم دیا تھا اُس کی وضاحت میں کہا ہے کہ گذشتہ برسوں میں ملنے والے الاؤنس کو نئے قانون کے مطابق چیلنج کر کے بقایاجات کی واپسی کا مطالبہ نہ کیا جا سکے گا۔

طالب علموں پر خرچ

حکومت جرمنی کی جانب سے طالب علموں پر فی کس 5000 یورو سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے جو پچھلے سالوں سے 100 یورو زائد ہے۔ واضع رہے کہ جرمنی میں ہر بچے کے لیئے سکول کی تعلیم حاصل کرنی لازمی اور مفت ہے۔

بچوں کی تربیت

صوبہ بادن ویورٹم برگ Badenwürttemberg جرمنی کا وہ پہلا صوبہ ہے جہاں پر بچوں کی تربیت کے لیئے نرسری اور سکول کے درمیان ایک نیا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے جس کے مطابق بچے چھوٹی عمر سے ہی فعال ہوں گے اور اس تربیت کے نتیجہ میں آنے وقت میں تیزی سے تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ اس نظام کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 1 گانا۔ 2 متحرک رہنا۔ 3 بولنا۔

صوبائی وزیر تعلیم محترمہ ماریون شِک MarionSchick نے اس نئے پروگرام کو بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیئے بہتر طور پر کام کرنے اور سمجھنے کے لیئے فعال قرار دیا ہے۔

گھروں میں مداخلت۔ گلیوں کا نظارہ

بین الاقوامی کھوج لگانے والی مشین گوگل Googel کی طرف سے عوام کو دی گئی سہولت جس سے ہر شخص انٹرنیٹ کے ذریعہ مختلف ممالک کی گلیوں اور مکانوں کا نظارہ کر سکتا ہے، سے جرمنی کے شہری ناراض ہیں۔ وہ اسے اپنی ذاتی زندگی میں مداخلت تصور کرتے ہیں۔ حکومت اس سلسلے میں ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتی اور بے بس نظر آتی ہے۔ تاہم شہری تنظیموں کی کوشش سے عوام الناس میں سے جو کوئی اپنے گھر یا گلی کی تصویر اس پروگرام میں سے مٹوانا چاہتا ہو وہ انٹرنیٹ پر Googel گوگل مشین سے ای میل streetview-deutschlandgoogel.com پر یا بذریعہ ڈاک مندرجہ ذیل ایڈرس پر اپنی اپیل ریکارڈ کروا سکتے ہیں۔

فقید المثال گدھا

جرمن ہوائی جہاز بنانے والی کمپنی ''ایر بس'' کا دو منزلہ جہاز A380 نمائش میں سب ماڈلوں پر سبقت لے گیا۔ اس دیو قامت گدھے کے پیٹ میں 840 مسافر بیک وقت سفر کر سکتے ہیں۔ 15000 کلومیٹر کا مسلسل سفر طے کرتے ہوئے یہ جہاز کم ایندھن استعمال کرنے میں سب پر سبقت لے گیا۔ ۱۰۰ کلومیٹر طے کرنے کے لیئے یہ ایک مسافر پر صرف تین لیٹر کیروسین استعمال کرے گا۔ اس کے تمام پرزوں کی تعداد ۴۰ لاکھ کے قریب ہے۔ اُڑنے کے لیئے کل وزن ۵۶۹ ٹن تک ہو سکتا ہے۔ اور قیمت ۲۷۲ ملین یورو ہے۔ اس کی لمبائی ۷۵ میٹر، اونچائی ۲۴ میٹر اور پروں سمیت چوڑائی ۸۰ میٹر ہے۔ اس میں تین لاکھ دس ہزار لیٹر ایندھن بھرا جا سکتا ہے گویا اس گدھے کی خوراک آگ ہی آگ ہے اور ایک قدم پندرہ ہزار میٹر لمبا۔

شرح جرائم

جرمنی میں گذشتہ سالوں کی نسبت شرح جرائم کم ہوگئی ہے البتہ سائبر جرائم (Cyber) میں اضافہ ہوا ہے۔

جرمن پولیس کی رپورٹ کے مطابق سال ۲۰۰۹ء میں قریباً ساڑھے تیس لاکھ چوری کے کیس رجسٹرڈ ہوئے۔ اسی طرح دھوکہ دہی اور فراڈ کے زمرے میں آنے والے جرائم کی تعداد ساڑھے نو لاکھ کے قریب رہی۔ تشدد کے کیسوں میں کمی آئی جو دو لاکھ آٹھ ہزار کے قریب رہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ رشوت ستانی اور سائبر جرائیم کے علاوہ ناجائز اقرباء پروری کے کیسوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ انٹرنیٹ پر دھوکہ دہی اور فراڈ کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر پولیس نے ان جرئم کی روک تھام کے لیئے بہتر حکمت عملی اپنانے اور زیادہ تعداد میں سوفٹ ویر انجینئر بھرتی کرنے کے لیئے حکومت کو تجویز دی ہے۔

(ماخوذ از اخبارات FNPress, Süd.D.Za, FAZeitung)

بقیہ امن کانفرنس ۔ پر ہم اوپر بھی آ سکتی ہیں مگر اس وقت ہمارے ساتھ چھوٹے بچے ہیں اور ان کے شور کے ڈر سے ہم اوپر نہیں آئیں۔ تاہم پردہ ایک قانون ہے ،ایک سہولت ہے، عورت کی حفاظت ہے، اس لیئے اسلام نے اسے ضروری قرار دیا ہے۔

بحث میں حصّہ لیتے ہوئے جناب پادری صاحب نے کہا کہ دوسروں کے نظریات کا ادب کرنا اور برداشت کرنا، یہاں سے علم ہوتا ہے کہ ہم (یعنی جرمن) کتنے tolerent وسعت قلبی لیئے ہوئے ہیں۔ اور یہی جگہ ہے، مقام ہے، جہاں ہمیں tolerenz دکھانی چاہیئے۔

جناب Mr Göksal Arslan نے آخر پر کہا کے غیر ملکیوں کو یہاں کے ماحول سے مانوس ہونا ہوگا اور جرمن عوام کو اس بات کے لیئے انھیں وقت دینا ہوگا۔

اختتام پر سب شاملین کی تواضع چائے وغیرہ سے کی گئی۔